پیکرِ صدق ووفا، خلیفۂ بلافصلِ رسول
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تنویر احمد اعوان

اللہ کریم نے کامیاب ترین انسانوں کے چار درجات ومراتب مقرر فرمائے ہیں، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ نبوت ایک وہبی مرتبہ ہے، باقی تین مراتب اللہ کی توفیق اور کسب انسانی کے مرہون منت ہیں۔ یہ لوگ انسانیت کا مان اور فخر ہوتے ہیں مگر ان میں بعض ایسی شخصیات اور ہستیاں ہیں جو آسمان کے ستاروں کی مانند نمایاں ہیں۔ جیسے انبیاء میں الوالعزم رُسل اور رسولوں میں سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ ہیں ویسے ہی صدیقین میں صدیق اکبر اور اس قافلہ صداقت کے سرخیل امام صحابہ، خلیفۃ الرسول ﷺ حضرت ابوبکر عبداللہ بن عثمانؓ ہیں۔ بے شک انبیاء کے بعد انسانوں میں سب سے افضل ہیں۔ صدیقین وسالکین بھی آپؓ کی نسبت سے کسب فیض کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق وعتیق حضرت عبداللہ بن عثمانؓ خاندان وقار وشرافت کے چشم وچراغ تھے۔ ابوقحافہ عثمان بن عامر شرفاء مکہ میں سے تھے۔ پدری تربیت کا اثر تھا کہ آپ نے جب عملی زندگی میں قدم رکھا تو تجارت کے پیشہ کو اختیار فرمایا۔ آپ کی دیانت داری، راست بازی اور امانت داری کا خاص شہرہ تھا۔ اہل مکہ آپ کو علم، دیانت اور حسن خلق کے باعث نہایت معزز سمجھتے تھے۔ ایام جاہلیت میں خون بہا کا مال آپ ہی کے ہاں جمع ہوتا تھا اگر کبھی کسی دوسرے شخص کے یہاں جمع ہوتا تو قریش اس کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اس زمانے میں بھی آپؓ تمام رذائل اور غیر اخلاقی افعال سے دور رہتے تھے۔ جب آسمان نبوت پر آفتاب ختم نبوت روشن ہوا تو قدسی صفات اس شخصیت نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی تصدیق فرمائی۔ آپ ﷺ کے دست حق پرست پر سب سے پہلے بیعت اسلام کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرب سرزمین کے بہترین لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور ان کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنے۔ جن میں حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابوعبیدہ، حضرت ابوسلمہ اور حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ شامل ہیں۔

یہ وہ اکابر صحابہ ہیں جو آسمان اسلام کے اختر ہائے تابان ہیں لیکن ان ستاروں کا مرکز شمس حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ذات ہے۔

ایک طرف اسلام کو پھیلتا پھولتا دیکھ کر اعدائے اسلام نے تشدد کا راستہ اختیار کرنا شروع کیا تو دوسری طرف

اسلام میں ایک بڑی تعداد غلاموں اور غریبوں کی شامل ہو رہی تھی اور ان پر ظلم و ستم تشدّد و جور و جفا کی نئی نئی داستانیں رقم ہو رہی تھیں۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ ان مظلوم بندگانِ توحید کو ان کے جفا کار مالکوں سے خرید کر آزاد کروار ہے تھے۔ حضرت بلالؓ بن ابی رباح، عامر بن فہیرہ، نذیرہ، نہدیہ، جاریہ، آلِ یاسر اور بنت نہدیہ رضی اللہ عنہم نے اسی صدیق اکبر کے جود وکرم کے ذریعہ نجات پائی۔ حضرت صدیق اکبر ہر حیثیت سے آپ ﷺ کے دست و باز و اور رنج و راحت کے ساتھی تھے۔ آنحضرت ﷺ روزانہ صبح وشام حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور دیر تک مجلس راز قائم رہتی۔ آپ ﷺ دعوتی اسفار پر جاتے تو بھی حضرت صدیق اکبر ہم رکاب ہوتے۔ نسب دانی اور کثرتِ ملاقات کے باعث لوگوں سے آپ ﷺ کا تعارف کرواتے۔ آپ ﷺ سے کمال درجہ محبت فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی پیاری بیٹی حضرت عائشہ ؓ کا آپ ﷺ سے نکاح کر دیا اور رخصتی ہجرت مدینہ کے دوسال بعد ہوئی۔

کفار ومشرکین کا دستِ ستم روز بروز زیادہ دراز ہوتا گیا یہاں تک کہ صدیق اکبرؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا اور آپ ﷺ سے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی عجلت سے کام نہ لو امید ہے کہ اللہ کی طرف سے مجھے بھی حکم ہو جائے۔

چار ماہ تک حضرت صدیق اکبر روانگی و ہمراہی کا انتظار کرتے رہے۔ بالآخر دو اونٹوں پر سوار نبی وصدیق کا قافلہ مدینہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں حضرت صدیق اکبرؓ نے حضور ﷺ کی خوب خدمت فرمائی یہاں تک کہ بڑے بڑے صحابہ کی ساری عمر کی نیکیاں حضرت صدیق اکبرؓ کی ایک سفر کی نیکیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں، حضرت صدیق اکبرؓ حاضر جواب تھے، راستے میں بہت سے ایسے افراد کا سامنا ہوا جو آپ ﷺ کو پہچانتے نہ تھے وہ پوچھتے تھے کہ ابوبکر یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ آپ یوں فرماتے تھے کہ یہ مجھے راستہ دکھانے والے ہیں۔ آپ ﷺ جب قبا پہنچے تو انصار مدینہ جوق در جوق زیارت کے لیے آنے لگے، آپ ﷺ خاموشی کے ساتھ تشریف فرما تھے اور حضرت صدیق اکبر کھڑے ہو کر لوگوں کا استقبال فر رہے تھے، بہت سے نومسلم جو پہلے آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوئے تھے وہ غلطی سے حضرت صدیق اکبرؓ کے گرد جمع ہونے لگے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر سورج کی شعائیں پڑنے لگیں تو جاں نثار خادم نے بڑھ کر اپنی چادر سے آقائے نامدار پر سایہ کیا۔ اس وقت خادم و مخدوم میں امتیاز ہو گیا اور لوگوں نے رسالت مآب ﷺ کو پہچانا۔ مواخاتِ مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ حضرت حارثہ بن زبیر کے بھائی بنائے گئے جو مدینہ کے معززین میں سے تھے۔ مسجد نبوی کی زمین کی قیمت ادا کرنی ہو یا غزوات میں کفر کا مقابلہ کرنا اور جنگی حکمت عملی ترتیب دینی ہو ہر مقام پر حضرت صدیق اکبرؓ کی شخصیت نمایاں نظر آتی ہے غزوہ تبوک میں تو آپ نے کمال فیاضی کا مظاہرہ فرمایا تھا کہ رب کائنات نے آسمانی فرشتوں کو صدیق اکبرؓ کی اتباع میں ٹاٹ کا لباس پہننے کا حکم دیا اور سید الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا سلام لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کو وہ عظمتیں اور رفعتیں نصیب ہوئیں جو کسی دوسرے صحابی کے حصہ میں نہیں آئیں۔ آپ ﷺ

نے حضرت ابوبکرؓ کو امارت حج کے منصب پر مامور فرمایا اور ہدایت کی کہ منیٰ کے عظیم الشان اجتماع میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کی سب سے لاڈلی اور محبوب بیوی تھیں، آج بھی آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ہی محو استراحت ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ چکا دیا ہے مگر حضرت ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ عطا کریں گے۔

آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنے مصلیٰ کا وارث اور اپنا نائب فرما دیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ ہی تھے جنھوں نے وصال نبوی ﷺ کے موقع پر اُمّت کا شیرازہ بکھرنے سے بچالیا، اُمّت کو سنبھالا دیا اور ایک مرکز پر جمع فرمایا۔ آپ ہی کی کوششوں سے مہاجرین اور انصار جو مدینہ میں بھائی بھائی بن کر رہتے تھے دست وگریبان ہونے سے بچ گئے اور تمام صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ کی بحیثیت خلیفۂ رسول اللہ بیعت فرمائی۔ بحیثیت خلیفہ رسول آپ نے اسلام اور نوزائیدہ اسلامی ریاست پر ہونے والے تمام حملوں کا مقابلہ کیا اور مضبوط بنیادوں پر خلافت راشدہ کی عمارت کو مستحکم کیا۔ جنگی مہمات ہوں یا فتنوں کی سرکوبی، منکرین ختم نبوت ہوں یا منکرین زکوٰۃ، اسلامی مملکت کا نظم ونسق ہو یا عامۃ المسلمین کے مسائل کا حل غرضیکہ اپنے منصب کی ہر ذمہ داری میں آپؓ نے آنحضرت ﷺ کی نیابت کا حق ادا کیا۔ تریسٹھ برس کی عمر میں 22/ جمادی الثانی 13ھ کو راہ گزینِ عالم جاوداں ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے قبر میں اتارا۔ یوں سوا دو سال پر محیط آپ کی خلافت جو جہد مسلسل سے عبارت تھی اختتام پذیر ہوئی۔ آپ نے اپنا خلیفہ وجانشین حضرت عمر فاروقؓ کو مقرر فرمایا۔

ساری زندگی آپ ﷺ کے ساتھ وفاداری اور دوستی نبھائی، آپ ﷺ سے اس قدر محبت اور الفت تھی کہ رب کائنات نے غیر اختیاری چیزوں میں بھی آپؓ کو حضور ﷺ کے ساتھ موافقت عطا فرمائی، زندہ رہے تو مصلیٰ رسول ﷺ کے وارث اور منصب خلیفہ رسول ﷺ پر سرفراز رہے۔ جب داعی اجل کو لبیک کہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے خلیفہ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پہلو میں جگہ دی اور قیامت کے دن آپ ﷺ اپنے روضہ مبارک سے اس حال میں اٹھیں گے کہ آپ ﷺ کے دائیں وبائیں حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمر فاروقؓ ہوں گے۔ اور جنت میں دخول کے وقت جنت کے تمام دروازے حضرت صدیق اکبرؓ کو پکاریں گے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی ساری زندگی خشیتِ الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار اور لبریز تھی۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی زندگی ہمیں ہر باطل کے خلاف ڈٹنے، شورش اور بدامنی پھیلنے پر ہر وحشت کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ آپؓ کی جہد مسلسل اور مستقل مزاجی ہر مشکل میں حوصلہ، ہر آزمائش میں استقامت اور ہر ظلم کے مقابلہ میں امن پھیلانے کا درس دیتی ہے۔